© rasailojaraid.com

اعجاز احمد خاں سنگھانوی ایم اے
عربی، اسلامیات، تاریخ اسلام

حضرت مولانا کرامت علی جونپوری رح

حضرت مولانا کرامت علی کے والد کا نام ابو ابراہیم شیخ امام بخش بن شیخ جار اللہ بن شیخ گل محمد بن شیخ محمد دائم ہے۔ اس طرح سلسلہ نسب ۳۴ واسطوں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

آپ کی پیدائش ۱۸ محرم الحرام ۱۲۱۵ھ کو محلہ ملا ٹولہ جونپور میں ہوئی۔ علوم متداولہ کی تکمیل اور خوش نویسی کا درس انہی سے لیا۔

علوم دینیہ، مولانا قدرت اللہ سے، علم حدیث مولانا احمد اللہ انامی سے، معقولات مولانا احمد علی چڑیا کوٹی سے علم تجوید و قرات، شیخ احمد اللہ بن دلیل اللہ انامی سے جو آپ کے علم حدیث کے بھی استاد تھے۔ تجوید و قرات کی مزید تعلیم شیخ عمر بن عبد الرسول بن عبد الکریم المکی سے۔ اس کے بعد قاری سید ابراہیم مدنی سے۔ بعد ازاں قاری سید محمد اسکندرانی سے۔ علوم دینیہ میں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور شاہ محمد اسمٰعیل شہید سے بھی استفادہ کیا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حضرت سید احمد شہید بریلوی سے شرف بیعت حاصل ہوا۔

خوش نویسی میں حافظ عبد الغنی خوشنویس کے شاگرد تھے جن کو حافظ محمد علی خوش رقم سے تلمذ تھا۔ مولانا خوشنویسی میں ہفت قلم تھے۔ ایک چاول پر پوری ھو اللہ مع بسم اللہ کے لکھتے تھے اور آخر میں اپنا نام بھی لکھ دیا کرتے تھے جو نہایت خوشخط اور واضح ہوتے تھے۔ یہ فن آپ نے اپنے بھتیجے مولانا محمد حسن کو سکھایا اور انہوں نے اپنے فرزند مولانا ابو الحسین کو سکھایا۔

علوم دینیہ کی تحصیل کے ساتھ فن سپہ گری سیکھنے کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ بانک، پٹہ، بنوٹ، گتکا، پھینک اور کشتی ان کا ہنر اکھاڑے میں جا کر بعد مغرب سیکھا کرتے۔ مولانا کے دشمنوں نے ایک دفعہ ایک دو منزلہ عمارت پر سے جا کر آپ کو ہلاک کرنا چاہا تو آپ اپنے کرتب کی مدد سے مجمع کو مبہوت بنا کر نکل آئے۔ دوسری بار دشمنوں نے ایک شخص کو پانچ سو روپے دے کر آپ کے قتل پر آمادہ کیا۔ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب آپ جسمانی تربیت سے فارغ ہو گئے اور خود کو میدانِ جہاد کے لائق بنا لیا تو مرشد سید احمد بریلوی کے پاس جا کر سکھوں کے خلاف جہاد میں جانے کی اجازت چاہی۔ حضرت سید احمد نے آپ کو مشورہ دیا کہ تم جہاد باللسان کرو جہاد بالسیف کے لئے اور بہت سے جانباز موجود ہیں۔ تبلیغِ دین جہادِ اکبر ہے۔ تمہاری زبان اور تمہارا قلم میری ہدایت کی ترجمانی کریں گے۔ غرضیکہ اس حکم کے بعد آپ واپس ہو گئے۔ بنگال۔ بہار، آسام۔ اڑیسہ۔ علاقہ اودھ میں اور خصوصاً نواکھالی میں اکیاون سال تک برابر اصلاحی کام انجام دیتے رہے۔ اس زمانے میں اس علاقے کی جو حالت تھی وہ انتہائی قابلِ افسوس تھی۔

اس زمانے میں دینی حالت حد درجہ بگڑ چکی تھی۔ لوگ صوم و صلوٰۃ کی پابندی سے آزاد ہو چکے تھے بلا درنگ خلاف شرع کام کرتے تھے۔ شادی بیاہ میں ہندوانہ رسوم ادا کرتے۔ ستر اور لباس کی پابندی کا لحاظ نہ تھا۔ اکثر لوگ لنگوٹی ہی میں بسر کرتے۔ ہندوانہ شکل و شباہت کے علاوہ نام بھی ہندوانہ تھے۔ بعض لوگ جمعہ کے منکر تھے۔ ظہر اور عصر کے لئے جب حضرت اذان دینا شروع کی تو اکثر مسلمان عوام تعجب سے کہنے لگے کہ صبح و شام کی اذان تو سنی ہے مگر یہ دن کی اذان تو نئی جدت ہے[1]

غرض اس صبر آزما ماحول میں آپ نے کام شروع کیا۔ جون پور کی جامع مسجد میں نماز موقوف ہو چکی تھی۔ عبادت کی بجائے کھیل تماشے کے لئے کلب کے طور پر استعمال ہونے لگی تھی۔ صحن میں مویشی باندھے جاتے تھے جن کا گوبر وہیں پڑا رہتا۔ حضرت مولانا کرامت علی صاحب نے جد و جہد کر کے جامع مسجد کو مویشیوں اور ان لوگوں سے پاک کیا اور اس میں نماز باجماعت کا انتظام کیا۔

منشی امام بخش رئیس جون پور نے حضرت کے ایماء سے اس مسجد میں مدرسہ حنفیہ قائم کیا۔ جس کے اخراجات کی کفالت کے لئے کافی بڑی جائداد وقف کر دی۔ اس مدرسہ میں اکابر علماء درس دیا کرتے تھے۔ یہاں تجوید و قرأت۔ تفسیر و حدیث کا درس دیا جاتا تھا پہلے مدرس مولانا عبد الحلیم فرنگی محلی (والد ماجد مولانا عبد الحئ لکھنوی) مقرر ہوئے۔ حافظ احمد صاحب نے مولانا سے قرآن حفظ کیا۔ قرأت سیکھی اور کتب درسیہ پڑھیں۔ مولانا عبد الحئ مدرسہ حنفیہ میں رہ کر قرآنِ پاک حفظ کرتے رہے۔

جب آپ حج کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں سید محمد اسکندرانی سے دو ڈھائی سال قرأت سبعہ سیکھتے رہے۔ ان سے سند حاصل کرنے کے بعد عربی کے ایک مختصر رسالے کا جو اس وقت بہت مقبول تھا اردو میں ترجمہ کیا۔ اور سید محمد کے فرزند سید ابراہیم کو دکھایا۔ صاحب موصوف نے اس کا نام زینت القاری تجویز کیا۔

---

[1] سیرت مولانا کرامت علی جونپوری از مولانا عبد الباطن

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرامت علی صاحب نے اس رسالے کے ساتھ مزید مضامین بھی شریک کئے اور اس مزید مضمون کا نام "رسالہ معروف بہ مخارج الحروف" رکھا اس کے بعد آپ نے شرح جزری ہندی لکھی۔ جو بہت مقبول ہوئی۔ اور اب تک کئی بار چھپ چکی ہے۔ آپ نے شرح شاطبی بھی لکھی۔ کوکب دری کے نام سے آسان اردو میں لغات قرآنی کا ترجمہ کیا۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد مولانا کرامت علی کی قرأت میں بہت شہرت ہوئی۔ خوش الحان تھے پرسوز آواز سے پڑھتے تھے جس سے سننے والوں پر اثر ہوتا۔ مصنف "تجلی نور" ان کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"از علمائے ناموران ویار و از مشاہیر واعظ ہندوستان بود۔ ذات پابرکاتش سرمایہ ناز جونپور بود۔ قاری ہفت قرأت بودے۔ کلام مجید را بہ آواز خوش و بہ لحن پُر درد خواندے خامہ اش اصل اصول کلک خطاطان زمن و در خوشخطی نستعلیق و نسخ و طغرا دستگاہش حسن بود یک دانہ برنج قل ہو اللہ تمام نوشتے۔"

آپ نے ۱۲۹۰ھ میں رنگپور میں انتقال فرمایا اور وہیں دفن ہیں۔

مولانا کرامت علی نے چار بیویاں کیں۔ پہلی بیوی سے حافظ احمد علی۔ حافظ محمود علی کے علاوہ چھ لڑکیاں ہوئیں دوسری بیوی لاولد رہیں۔ تیسری بیوی سے مولانا حامد علی پیدا ہوئے۔ چوتھی بیوی سے تین لڑکیاں اور دو لڑکے ہوئے۔ **محمد عمر علی اور مولانا عبدالاول**

ان میں سے اکثر قاری و حافظ تھے۔

ملفوظات ۔ ا۔ جب تک ہر مسلمان اپنے سارے مقدمات و معاملات شریعت محمدی کی طرف رجوع نہ کرے گا اور اس کے رسولؐ کو اپنے مقدموں میں اور معاملوں میں حکم نہ مقرر کرے گا اور جو فیصلہ شریعت میں نکلے گا اس کو دل کی خوشی سے قبول نہ کرے گا تب تک وہ شخص مومن نہ ہو گا۔

۲۔ جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ باطنی باتوں کی تعلیم کا بیان کتاب میں نہیں ہے سینہ بسینہ چلی آتی ہے سو وہ غلط ہے کیونکہ جو بات کتاب میں نہیں ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ اور دین کی بات نہیں ہے۔

۳۔ نیک لوگوں کی صحبت کام سے بہتر ہے اور بد لوگوں کی صحبت بدکام سے بدتر ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی عادت یوں ہی جاری ہے کہ اپنے بندوں کو مرشد کے ذریعہ ہدایت کرتا ہے اور جسے وہ گمراہ کرتا ہے اسے مرشد نہیں ملتا۔ ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا۔

۵۔ طریقت آدمی کے نفس کے تزکیہ اور نفس کے فساد کی اصلاح کے واسطے ہوتی ہے اور نفس کا فساد ہر ملک و ہر زمانہ میں بدلا کرتا ہے۔ اسی واسطے طریقے بھی اس وقت کے لوگوں کے نفس کے فساد کی اصلاح کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مناسب کرتے ہیں۔

۶۔ اس خاکسار نے خوب تجربہ کر لیا ہے کہ جب آدمی فضول کام میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس کی سابقہ پرہیزگاری بھی جاتی رہتی ہے۔ سو آدمی سے فضول کام ہو جائے تو فی الفور توبہ کرے اور پھر اس فضول کام کے پاس نہ جائے۔

۷۔ بندی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے واسطے قرآن کی تلاوت کا کچھ حصہ دن رات کے سارے وقتوں میں سے ایک وقت قرآن کی تلاوت کے لئے مقرر کر لے۔

۸۔ یہ خاکسار کہتا ہے اب شریعت محمدی نے ہم کو ساری شریعتوں سے بے نیاز کر دیا ہے۔ کیا چیز ہے جو شریعت محمدی میں نہیں ہے یہاں تک کہ توریت کے پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے۔ تو مشرکوں اور جوگیوں کے طریقے کے مطابق عمل کرنے یا نجوم کے مطابق عمل کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب میں کس قدر گرفتار ہوں گے۔

۹۔ جو کوئی نماز نہ پڑھے گا وہ شخص کتنی ہی عبادت و نیکی، خیرات و عمل صالح کرے مگر اس کا نفس نہ بنے گا۔ اور یہ بات بھی بدیہی ہے کہ اپنے نفس کی خرابی کسی کو پسند نہیں تو اسی صورت میں بے نمازی رہنا کب کسی کو پسند آئے گا۔

کتابیات۔ ۱۔ تجلی نور: تذکرہ مشاہیر جونپور از سید نور الدین۔ ۲۔ تذکرہ علمائے ہند فارسی۔ ۳۔ تذکرہ علمائے ہند اردو ترجمہ۔ ۴۔ سیرت مولانا کرامت علی جونپوری از مولانا عبد الباطن۔

تین مایۂ ناز ایمان افروز کتب

اَدلّہ کاملہ: قرآن و حدیث کے دلائل قطعیہ سے مسلک حنفیہ کی تائید۔ تصنیف: شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ۔ قیمت ۵ روپے

توثیق الکلام۔ حیلہ مروجہ و دوران قرآن کے خلاف ملک بھر کے مقتدر علماء کرام اور مفتیان عظام کا فتویٰ
قیمت ۸ روپے

مسواک کی فضیلت:۔ مسواک رب کی رضا جوئی اور موت کے وقت کلمہ یاد دلانے کا موجب ہے۔ تالیف۔ محمد عبد المعبود قیمت ۵ روپے

مکتبۃ الحبیب، جامع مسجد پھولوں والی، رحمان پورہ، راولپنڈی

© rasailojaraid.com